۱۱۔ قطعات

پہلی بات : قطعہ نظم کی اس صنف کو کہتے ہیں جس میں کسی خاص خیال، جذبے یا کیفیت کو بیان کیا جاتا ہے۔اس کے ہر شعر کا دوسرا مصرع ہم قافیہ ہوتا ہے۔اس کے اشعار کی تعداد کم سے کم دو ہوتی ہے، زیادہ سے زیادہ کی کوئی قید نہیں۔غزل کی طرح اس میں مطلع کہنا ضروری نہیں۔زیادہ تر دو شعری قطعات کا چلن عام ہے۔

۱ : نظیؔر اکبر آبادی

جان پہچان : نظیؔر اکبر آبادی ۱۷۴۰ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ان کا اصل نام ولی محمد تھا۔انھوں نے آگرے میں پرورش پائی اور وہیں تعلیم حاصل کی۔وہ عربی، فارسی کے علاوہ پنجابی، مارواڑی، پوربی اور ہندی زبانیں بھی جانتے تھے۔وہ درس و تدریس سے وابستہ تھے۔ان کے حلقۂ احباب میں امیر غریب، عالم جاہل، ہندو مسلمان سبھی شامل تھے۔نظیؔر اپنی نظموں میں بول چال کی زبان استعمال کرتے تھے۔اسی وجہ سے وہ عوامی شاعر بن گئے۔ان کے کلام میں ہندوستان کے موسموں اور تہواروں کا تذکرہ ملتا ہے۔ان کا انتقال ۱۶/اگست ۱۸۳۰ء کو ہوا۔

نظیؔر ، یار کی ہم نے جو کل ضیافت کی
پکایا ، قرض منگا کر ، پلاؤ اور قلیا
سو یار آپ نہ آیا ، رقیب کو بھیجا
ہزار حیف ، ہم ایسے نصیب کے بلیا
اِدھر تو قرض ہُوا اور اُدھر نہ آیا یار
پکائی کھیر تھی ، قسمت سے ہوگیا دلیا

۲ : بہادر شاہ ظفؔر

جان پہچان: محمد سراج الدین بہادر شاہ ظفؔر ۲۴/اکتوبر ۱۷۷۵ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔وہ مغلیہ خاندان کے آخری تاجدار تھے۔۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کی قیادت کی وجہ سے انگریزوں نے انھیں معزول کر کے رنگون میں قید کر دیا تھا۔۶/نومبر ۱۸۶۲ء کو وہیں ان کا انتقال ہوا۔بہادر شاہ ظفؔر شاعری کے قدردان ہی نہیں خود بھی شاعر تھے۔اُردو کے مشہور شاعر ذوقؔ اور ان کے انتقال کے بعد مرزا غالبؔ سے انھوں نے اپنے کلام پر اصلاح لی۔ظفؔر نے مختلف اصناف میں طبع آزمائی کی۔ان کے کلام میں صفائی اور سادگی کے علاوہ ایک والہانہ بے خودی پائی جاتی ہے۔

کتنے ہی بن کے ، شہر کے اور گاؤں کے نشان
یوں مٹ گئے ، زمین پہ جوں پاؤں کے نشان
گر نخلِ خشک کوئی کہیں رہ گیا ، ظفؔر
پائے نہ اس کے پاؤں تلے چھاؤں کے نشان

F2VXXZ

۳ : علامہ اقبالؔ

جان پہچان : علامہ محمد اقبالؔ ۹/نومبر ۱۸۷۷ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ان کی ابتدائی تعلیم گھر اور مکتب میں ہوئی۔ بعد میں انھوں نے اسکاچ مشن اسکول، سیالکوٹ میں داخلہ لیا۔ علامہ اقبالؔ نے گورنمنٹ کالج، لاہور سے فلسفہ میں ایم اے کیا۔ ۱۹۰۵ء میں وہ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے انگلینڈ گئے۔ جرمنی سے انھوں نے پی ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ہندوستان آکر وہ بیرسٹری کرنے لگے۔

علامہ اقبالؔ نے اپنی شاعری کو پیغام کا ذریعہ بنایا۔ ان کے افکار میں فلسفۂ خودی کو ایک خاص حیثیت حاصل ہے۔ 'بانگِ درا'، 'بالِ جبریل' اور 'ضربِ کلیم' ان کے مشہور اُردو شعری مجموعے ہیں۔ نثر میں ان کی کتابیں 'علم الاقتصاد'، 'فلسفۂ عجم'، 'تشکیلِ جدید الٰہیاتِ اسلامیہ' بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ انھوں نے بچوں کے لیے بھی کئی نظمیں لکھیں۔ ۲۱/اپریل ۱۹۳۸ء کو ان کا انتقال ہوا۔

مجھے ڈرا نہیں سکتی فضا کی تاریکی
مری سرشت میں ہے پاکی و درخشانی
توٗ اے مسافرِ شب، خود چراغ بن اپنا
کر اپنی رات کو داغِ جگر سے نورانی

۴ : گوپال مِتّلؔ

جان پہچان : گوپال مِتّلؔ کی پیدائش ۱۱/جون ۱۹۰۱ء کو مالیرکوٹلہ (پنجاب) میں ہوئی۔ وہ اُردو کے مشہور صحافی، مترجم، ادیب اور شاعر تھے۔ رسالہ 'تحریک' کے مدیر رہے۔ اُردو زبان و ادب سے انھیں گہرا لگاؤ تھا۔ ان کی قابلِ ذکر تصانیف میں 'صحرا میں اذان' (شعری مجموعہ)، 'لاہور کا جو ذکر کیا' (سوانح)، 'کینٹربری ٹیلز' (ترجمہ) کا شمار ہوتا ہے۔ ان کا انتقال ۱۵/مارچ ۱۹۹۳ء کو دہلی میں ہوا۔

ذیل کے قطعے میں شاعر نے بتایا ہے کہ کڑوی کسیلی باتیں کرنے سے دوست بھی دشمن بن جاتے ہیں لیکن میٹھے بول بولنے سے ہم دوسروں کے دلوں کو جیت سکتے ہیں۔

ہر حال میں پرہیز کر اس عادتِ بد سے
ہر عیب سے ہے عیب بُرا تلخیِ گفتار
یہ چیز بنا دیتی ہے احباب کو دشمن
حق میں ہے محبت کے، یہ چلتی ہوئی تلوار

معانی و اشارات

ضیافت	دعوت
رقیب	حریف
ہزار حیف	نہایت افسوس
نصیب کے بلیا	قسمت کا دھنی طنزاً بدنصیب
پکائی کھیر ہوگیا دلیا	کیا کچھ اور ہوگیا کچھ
نخل	درخت
سرشت	فطرت
درخشانی	چمک، تابانی، روشنی
داغِ جگر	جگر کا زخم
تلخیِ گفتار	باتوں کی کڑواہٹ

مشقی سرگرمیاں

* قطعات کا بغور مطالعہ کرکے ذیل کی سرگرمیوں کو ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔

(۱)

ا۔ دعوت دینے والا اور جسے دعوت دی گئی ہے، ان کی پہچان بتائیے۔

۲۔ قطعے کا موضوع بیان کیجیے۔

۳۔ قطعے کے قوافی کو معنی کے ساتھ لکھیے۔

۴۔ ذیل میں سے غلط بیان کو صحیح کرکے لکھیے۔

(i) دعوت میں کھیر پکائی گئی تھی۔

(ii) شاعر پر دعوت کی وجہ سے دوہری مار پڑی۔

(iii) دعوت میں شاعر کا دوست آیا تھا۔

(۲)

ا۔ شاعر کے مطابق نخلِ خشک کی حالت بیان کیجیے۔

۲۔ قطعے سے مشبّہ اور مشبّہ بہٖ کو تلاش کرکے لکھیے۔

۳۔ بہادر شاہ ظفؔر کے قطعے کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔

(۳)

ا۔ نہ ڈرنے والے کی خوبی لکھیے۔

۲۔ علامہ اقبالؔ کی نصیحت کو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

۳۔ قطعے میں ناصح اور جسے نصیحت کی جا رہی ہے، اس کی نشاندہی کیجیے۔

۴۔ 'داغِ جگر' کے مفہوم کو واضح کیجیے۔

(۴)

ا۔ وہ فعل لکھیے جو بُرے فعل سے بدتر ہے۔

۲۔ قطعے کے پیغام کو تحریر کیجیے۔

۳۔ قطعے سے مستعار منہٗ اور مستعار لہٗ کو تلاش کرکے قلم بند کیجیے۔

۴۔ دیے ہوئے بیان کے مطابق ذیل سے صحیح متبادل لکھیے:

قطعے کا موضوع .... ہے۔

(i) بات چیت کا سلیقہ

(ii) دوستی

(iii) عیب